یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ نامنظور واپس ہونگے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند درج ہونگے ورنہ بعد ملاحظہ ضائع۔ ... واپس ہونگے جن مراسلات میں ٹکٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہونگے۔

(۴) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے

اخبار اہلحدیث امرتسر

نمبر ۴۱ جلد ۱۲

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۔۔۔ عہ

روساء و جاگیرداران سے ۔۔۔ للعہ

عام خریداران سے ۔۔۔ ہے ر

ششماہی ۔۔۔ عہ

ممالک غیر سے سالانہ شلنگ ۔۔۔ پنس

ششماہی ۔۔۔ ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری مالک و ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر مورخہ یکم شوال ۱۳۳۳ھ ہجری مطابق ۱۳- اگست ۱۹۱۵ء بروز جمعہ

فہرست مضامین

قادیانی مشن

حلف پر فیصلہ

نوٹ - جو لقب دونوں پارٹیوں نے جن کو ہم اپنی اصطلاح میں قادیانی اور لاہوری لکھا کرتے تھے - ایک دوسرے کے نام خود تجویز مقرر کئے ہیں یعنی قادیانیوں کا نام **محمودی** اور لاہوریوں کا نام **پیغامی** پارٹی کیونکہ قادیانی پارٹی کا خلیفہ مرزا محمود ہے اور لاہوری پارٹی کا اخبار **پیغام صلح** اس لئے ہم اُن کی خاطر اپنی اصطلاح آئندہ کو ترک کرکے انہی کے مقرر کردہ ناموں سے اُن کو ممتاز کیا کرینگے۔ (ایڈیٹر)

محمودی اور پیغامی پارٹی کا جن جن امور میں اختلاف ہے اُن میں سب سے بڑا امر مرزا صاحب قادیانی کی نبوت ہے - اس کی فرع یہ ہے کہ اُن کو نہ ماننے والے کافر ہیں یا مومن وغیرہ - پیغامی پارٹی نفی پر ہے اور محمودی پارٹی اثبات پر - پیغامی پارٹی کے معزز رکن خواجہ کمال الدین صاحب نے ایک اشتہار مورخہ ۴ جولائی دیا ہے کہ فریقین اس مسئلہ میں تحریریں کر چکے ہیں مگر میں ایک آسان تجویز بتلاتا ہوں کہ فریقین کے سو معتمد آدمی جو مرزا صاحب کی صحبت یافتہ ہیں اور خود اُن سے اعتقادات سیکھے ہوئے ہیں وہ حلف اٹھائیں کہ ہم نے حضرت صاحب سے یہ سیکھا تھا - یہ بھی لکھا ہے کہ میں یہ نہیں پوچھتا کہ اب اُن کا اعتقاد کیا ہے - یا اُن کا وہ اعتقاد صحیح تھا یا غلط - بلکہ صرف یہ پوچھتا ہوں کہ حضرت مرزا صاحب کی وفات تک اُن کا خیال کیا تھا وغیرہ -

ہمارے نزدیک بھی یہ صورت فیصلہ معقول ہے

اعتقاد ثابت ہو جائے کہ مرزا صاحب کے انتقال کے وقت تھا وہی اعتقاد بحیثیت مرزائی ہونیکے صحیح سمجھا جائیگا۔ محدثین بھی کسی حکم کو غیر منسوخ بتلانا چاہتے ہیں تو یہ لکھا کرتے ہیں حتی توفی اللہ یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یہی کرتے رہے یہانتک کہ آپ کا انتقال ہوا اسی لئے قرآن شریف میں حکم ہے لَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ (مرنے تک مسلمان رہو) کسی امت کا نبی یا ہادی امت کیلئے ہر ایک کام میں نمونہ ہوتا ہے جب وہ کسی خیال اور اعتقاد پر مرنے تک جما رہے اور اپنے معتقدین کو بھی اس خیال سے نہ ہٹائے تو ثابت ہوتا ہے کہ وہی اعتقاد اس مذہب میں صحیح سمجھا جائیگا اس کی تاویل کرنا امت کا کام نہیں۔ مگر محمودی کی طرف سے اس تجویز کی منظوری آج ۲۰ اگست تک نہیں آئی۔ خیر اس کا انجام جو ہوگا ہم اپنے ناظرین تک پہنچا دینگے۔

قاعدہ ہے معقول بات سے معقول بات حاصل ہوتی ہے ہم بھی اپنا تنازع اس اصول سے فیصلہ کرانا چاہتے ہیں جس کی صورت یہ ہے۔ پیغامی پارٹی چونکہ اس تجویز کی مجوز ہے اسلئے ہماری مخاطب بھی وہی ہے دوسری نہیں۔

کچھ شک نہیں کہ نبی تام یا ناقص ماننے والوں کا جھگڑا ان لوگوں کے جھگڑے سے کم ہے جو یہ کہتے ہیں کہ مرزا صاحب مرے سے اپنے کسی دعوی میں سچے نہ تھے۔ انہوں میں سے ایک خاکسار ایڈیٹر اہلحدیث بھی ہے اس بڑے جھگڑے سے جناب مرزا صاحب بھی غافل نہ تھے اس لئے انہوں نے ۱۵ اپریل سنہ ۱۹۰۷ء کو ایک اشتہار دیا تھا جسکے ضروری ضروری الفاظ یہ تھے۔

اے خدا اگر یہ دعوے مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افترا کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے۔ آمین۔ مگر اے میرے کامل اور صادق خدا۔ اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں عرض کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر۔ اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے۔

مرزا غلام احمد مسیح موعود۔ ۱۵ اپریل سنہ ۱۹۰۷ء

کچھ شک نہیں کہ یہ ایک دعا ہے دعا بھی معمولی نہیں بلکہ ایک فیصلہ کن جو تمام مریدین اور معتقدین تک پہنچائی گئی تھی۔ معتقدین کا پیرا اعتقاد ہونا لازمی ہے۔ اب میرا سوال جو میں حلف سے فیصلہ کرانا چاہتا ہوں یہ ہے کہ مرزا صاحب جس شب یعنی ۲۵-۲۶ مئی سنہ ۱۹۰۸ء کی درمیانی شب کو بیمار ہوئے تھے اس سے پہلے روز یعنی ۲۵ مئی کی شام تک معتقدین کا اس دعا کی بابت کیا اعتقاد تھا؟ بالفاظ خواجہ صاحب میں یہ نہیں پوچھتا کہ وہ خیال ان کا غلط تھا جو بعد میں صحیح کر لیا گیا۔ یا ان کی خطا اجتہادی تھی یا انہوں نے مرزا صاحب کی اردو عبارت کو سمجھا نہیں تھا۔ یہ سب چھوڑ کر بلکہ میں یہ کہتا ہوں کہ مرزا صاحب کی وفات سے پہلے آپ لوگوں کا خیال اس دعا کی نسبت کیا تھا؟ یعنی یہ کہ وہ خیال ہے یا بدل گئی ہے۔ در صورت بحال کے حسب منشاء مرزا صاحب قبول ہوگی یا نہیں۔ کیا آسان فیصلہ ہے۔

میں کہہ چکا ہوں کہ اس تجویز کے مخاطب محمودی پارٹی نہیں کیونکہ ایک تو ان سے لودہانہ میں فیصلہ ہو چکا ہے جس کا علماء بھی جلیل تین سو لقدر ہمکو انعام ملا تھا۔ دوم وہ اس تجویز کے مجوز نہیں جب وہ اس تجویز کو مان لینگے تو وہ بھی مخاطب ہو جائیں گے۔ سردست اس میں مخاطب پیغامی (لاہوری) پارٹی ہے۔ خواجہ صاحب نے دونوں پارٹیوں کے مشورے منتخب کئے ہیں۔ ہماری تجویز کی منظوری کی صورت میں انہی ممبروں سے پیغامی پارٹی کے اصحاب کو ہم منتخب کرینگے اور ان سے حلف لائینگے مضمون حلف یہ ہوگا۔

میں خدا کو حاضر ناظر جان کر کہتا ہوں کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے انتقال تک اس دعا کی بابت جو انہوں نے ۱۵ اپریل سنہ ۱۹۰۷ء والے اشتہار میں مولوی ثناء اللہ اور اپنے فیصلہ کی بابت کی تھی یہ اعتقاد تھا۔

ہم اس صورت کو بھی منظور کرینگے کہ سب اصحاب یا چند لوگ بذات خود اور دیگر بذریعہ وکالت لاہور احمدیہ بلڈنگس میں جمع ہو کر ہمارے روبرو حلف اٹھائیں۔ پیغام صلح ... سے ہونا اور خواجہ کمال الدین صاحب کی معقول پسندی سے ہمیں امید ہے کہ اس تجویز کی منظوری سے جلدی اطلاع دیں گے۔

جبل پوری مباحثہ کے فیصلہ کی تشریح

ناظرین! ہندوستان میں یوں تو آریوں سے ہمارے سینکڑوں مباحثے ہوئے ہونگے مگر باقاعدہ اور قابل ذکر مباحثات تین ہی ہوئے ہیں۔ ایک دیوریہ ضلع گورکھپور میں سنہ ۱۹۲۳ء میں دوسرا نگینہ ضلع بجنور میں سنہ ۱۹۲۴ء میں تیسرا جبل پور میں سنہ ۱۹۲۵ء میں۔ پہلے دو مباحثے تو ہفتہ عشرہ تک روزانہ چار پانچ گھنٹے ہوا کرتے تھے۔ جبل پور کا مباحثہ صرف تین روز روزانہ تین گھنٹے ہوا۔ ایک فرق تو یہ تھا۔ دوسرا فرق یہ تھا کہ پہلے دونوں مباحثوں میں جن آریہ مناظروں سے مقابلہ تھا وہ طبیعت کے بڑے اچھے اور زبان کے بہت گو تھے یعنی سوامی درشنانند اور ماسٹر آتما رام امرتسری۔ دوم وہ مباحثات تحریری

اس لئے کسی فریق کو غلط بیانی کرنے کا موقع نہ تھا فریقین کی مصدقہ تحریریں آج تک مطبوعہ موجود ہیں۔ لوگ دیکھتے ہیں اور فائدہ اٹھاتے ہیں۔

برخلاف اس کے جبل پور میں جو مباحثہ ہوا اس میں جو فریق (مسافر سنائن) ہمارے مخاطب تھا اس کو راستی ناراستی سے کوئی مطلب نہیں اس لئے اس نے پہلے ہی سے تہیہ کی کہ تحریر کو سرے سے مانا ہی نہیں جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اخبار میں اس نے وہ اودھم مچائی کہ الامان والحفیظ۔ جن کے جوابات ناظرین گذشتہ ایام میں دیکھ چکے ہیں پھر لطف یہ کہ مباحثہ کی تحریرات خود ساختہ کو علاوہ اخبار مسافر میں ذکر کرنے کے رسالہ کی صورت میں بھی شائع کرنے کا اشتہار دیتا ہے اخبار کی ایک بات پر جب پکڑا گیا تو لکھتا ہے کہ "ہم ناظرین کی پوری تقریریں علیحدہ کتابی صورت میں شائع کرنے والے ہیں" (۱۶ جولائی صفحہ ۱ کالم ۳)

اس سے ثابت ہوا کہ اخبار میں جو اوٹ پٹانگ ہانک رہا ہے۔ اچھا رسالہ بھی دیکھا جائیگا مگر اس کا کیا ثبوت کہ رسالہ میں جو لکھو گے وہ واقعی فریقین کا کہا ہوا ہوگا۔ چونکہ بوجہ مصدقہ تحریر نہ ہونے کے غیر حاضرین کے دلوں میں اس مباحثہ کی اصلی صورت منقش نہ ہو سکی اس لئے ہم نے ارادہ کیا کہ آئندہ کو ایسے جلسوں میں خصوصاً مسافر سنائن کے ساتھ بغیر تحریر کے ہم مباحثہ نہیں کرینگے۔ مسافر کو بھی ہم نے لکھا کہ تقریر میں تیز تیغ ہے تو تحریر میں کیوں نہ ہوگی۔ اس لئے تو بھی اعلان کردے کہ ہم بھی تحریری مباحثہ کی تائید کرتے ہیں (اہلحدیث ۲۳ جولائی ۱۹۱۵ء صفحہ ۳ کالم ۲)

مگر آج ۷۔ اگست تک مسافر نے اس کی منظوری نہیں دی اس لئے ایک دفعہ اور اس کو یاد دہانی کر کے آئندہ اس کا عندیہ شائع کیا جائیگا جس سے ناظرین کو اس کے حال کا پورا علم ہو جائیگا۔

مولوی ابو رحمت میرٹھی اسی جلسہ میں مسافر نے ۳۰ جولائی کے پرچہ میں ایک تحریر مولوی ابو رحمت میرٹھی کی شائع کی ہے کہ مباحثہ میں آریوں کو فتح ہوئی۔ ہم نے اس تحریر کی تصدیق کیلئے مولوی صاحب کو خط لکھا جس کا آج ۷۔ اگست تک جواب نہیں آیا۔ آئندہ ہفتے ہم اس تحریر کو پورا پورا نقل کرینگے تاکہ حاضرین جلسہ اس کی صداقت کو خود ہی جانچ لیں اور غیر حاضرین کیلئے خود جواب دیجئے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

مولانا بٹالوی اور ہم

ہمارے ناظرین قدیم و جدید کو یاد ہوگا کہ عرصہ سے مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی کو اصرار ہے کہ یہ خاکسار اپنی روش کے لحاظ سے **اہلحدیث** نہیں میں اس کے جواب میں ہمیشہ ہی لکھتا رہا کہ باقاعدہ منصف مقرر کر کے مباحثہ کریں تاکہ آئے دن کا باہمی فساد مٹ جائے۔ ایک دفعہ آرہ میں منصف مقرر ہوئے فیصلہ بحمد اللہ میرے حق میں رہا کہ خاکسار اہلحدیث ہے۔ اس فیصلے کے بعد مولانا بٹالوی نے پھر مخالفت اٹھائی یہاں تک کہ میرے سے نزاع کی وجہ سے اہلحدیث کانفرنس جیسی بابرکت مجلس کے بھی مخالف ہو گئے۔ چونکہ انسانی عادت میں داخل ہے کہ رنج کسی کا اور اظہار کسی پر۔ اس لئے میں ہمیشہ اس کوشش میں لگا رہا کہ کسی طرح مولینا بٹالوی سے مصالحت ہو جائے تاکہ ہم سب مل کر توحید و سنت کی اشاعت کریں مگر مولانا موصوف ہمیشہ اسی ضد پر رہے کہ جب تک میری پیش کردہ تعریف اہلحدیث کو نہ مانوگے میری صلح نہ ہوگی۔ مولانا کی تعریف کے مطابق اہلحدیث ایک فرقہ جدیدہ بنجاتا ہے جو مخالفین کا بہت پرانا الزام ہے۔ حالانکہ اہلحدیث کہتے ہیں کہ ہم سب سے اول ہیں یہاں تک کہ حضرت ابوبکر صدیق و دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم بھی اہلحدیث تھے کیونکہ اہل حدیث کی صحیح تعریف صرف یہ ہے جو اس کا اعتقاد رکھے ؎

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ برجاں مسلم داشتن

جس کا دوسرے لفظوں میں یہ مطلب ہے ؎

قرآن و حدیث تجھکو بس ہے
ناحق تجھے اور کچھ ہوس ہے

مولانا بٹالوی کہتے ہیں اہلحدیث وہ ہے جو قرآن۔ حدیث۔ اجماع ہر دو نوع اور قیاس مجتہد کا تابع ہے وغیرہ۔ میں گو عملی طور پر اجماع اور قیاس مجتہد کو بھی مانتا ہوں مگر اہلحدیث کی تعریف میں یعنی داخل فی الماہیت نہیں مانتا۔ اس لئے مولانا بقول کہ تو (ایڈیٹر اہلحدیث) اہلحدیث نہیں ہے بلکہ ان کے نزدیک اور علماء کرام بھی جو انکی طرح قائل نہیں سب خارج از اہلحدیث ہیں اسلئے اس فیصلہ کیلئے ایک تجربہ کار مسلمان جج یعنی جناب مرزا محمد ظفر اللہ خان صاحب۔ وزیر آبادی رسب جج منصف مقرر ہوئے جس کو جناب موصوف نے بڑی مہربانی اور اسلامی ہمدردی سے قبول فرمایا چونکہ کسی مذہب سے کسی فرد کا داخل یا خارج کرنا اسپر متفرع ہے کہ پہلے اس مذہب کی تعریف کیجائے اس لئے منصف صاحب نے مولانا بٹالوی کو بحیثیت مدعی کے تعریف کرنیکا حکم فرمایا۔ مولانا نے وہی تعریف کی جو وہ ہمیشہ کیا کرتے ہیں جس کا میں نے جواب دیا۔ یہ جواب ذرا لمبا اور بڑی تحقیق سے تھا یہاں تک ثابت کیا گیا کہ مولانا بٹالوی کی سابقہ تحریرات بھی اس تعریف کی مخالف ہیں۔ یہ سب سوال و جواب اہلحدیث مورخہ ۱۱-۱۸ جون گذشتہ میں درج کئے گئے ہیں۔ ناظرین جن کے پاس وہ پرچہ موجود ہو ذرا تکلیف کر کے ان تحریرات پر ایک سرسری نظر پھر ڈال لیں تاکہ ان کو آئندہ فیصلہ کا خاص لطف حاصل ہو۔ میرا آخری جواب ۱۰ مئی کو گیا تھا جس کے جواب کیلئے کئی ایک دفعہ منصف کو اور منصف صاحب نے مولانا کو تقاضا بھی کیا مگر جواب نہ آیا پر نہ آیا آخر منصف صاحب نے دس روز کی مہلت دی لیکن جب اس میں بھی جواب نہ آیا تو منصف صاحب نے مفصلہ ذیل فیصلہ دیدیا۔ ناظرین بغور پڑھیں:-

فیصلہ جناب مرزا محمد ظفر اللہ خان صاحب ثالثی منصف	جس قدر مباحثہ میرے روبرو ہوا

ہے اُس کی نسبت میری رائے یہ ہے کہ جو تعریف اہلحدیث حضرت بٹالوی نے تحریر فرمائی تھی اور اُس پر جو اعتراض حضرت امرتسری نے کئے تھے اُن کو حضرت بٹالوی اُٹھا نہیں سکے حالانکہ انہوں نے اپنے پہلے الفاظ کو کچھ تبدیل بھی کر دیا تھا اور آخر جواب الجواب دینے میں لیت و لعل فرمانا شروع کیا اور جواب عنایت نہ فرمایا اس لئے اصل معاملہ زیر بحث ہی نہیں آیا۔

(محمد ظفر اللہ خان)

الحمد للہ تعریف اہلحدیث کا فیصلہ ہو گیا اب اس کے آگے رہا یہ امر کہ خاکسار اہلحدیث ہے یا نہیں۔ مولانا کو اس بحث کا جاری رکھنا منظور ہے تو مہربانی کر کے اپنے دعوے کی دلیل منصف صاحب کے پاس بھیج دیں مگر یہ یاد رہے کہ اب وہ اپنی تعریف پر بنا نہیں کر سکیں گے بلکہ میری تعریف پر۔ اور اسی سے میرے اخراج کا نتیجہ نکالنا ہوگا۔ کیونکہ تعریف کا فیصلہ ہو گیا۔ والسلام۔

مذاکرۂ علمیہ

بابت اجماع

اس مذاکرہ کو جاری ہوئے عرصہ ہو گیا حسب قاعدہ اس کی مدت دو ماہ تھی مگر محرک کے منشا سے ماہ شعبان سے پرچہ اہلحدیث میں اسکی مدت بڑھا کر اخیر رمضان تک کی گئی۔ اس وقت اس کے متعلق پانچ تحریریں دفتر میں ہیں۔ جن میں سے تین منکرین اجماع کی اور دو قائلین اجماع کی ہیں۔ چونکہ سب کو درج کرنے کی گنجائش نہیں۔ اس لئے منکرین اور قائلین کی ایک ایک نقل کر کے باقی کے دستخط کئے گئے کیونکہ جیسے یہ تینوں قریب قریب ایک ہیں ویسے وہ دونوں بھی قریب قریب ہیں۔ اس لئے ان تینوں کو ایک جگہ اور ان دو کو ایک جگہ کیا گیا۔

- - - - - - - - - - - - - - -

- - - - - - - - - - - - - - -

اطلاع۔ اب اس مذاکرہ کے متعلق سوائے اصل محرک (مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی) کے کسی کا مضمون درج نہ ہوگا۔ مولوی صاحب کو حق حاصل ہے کہ اپنے جواب میں معترضین کے اعتراضات وزنی پائیں تو قبول کریں۔ ورنہ جواب دیں مگر مختصر اور جلدی۔ اسی طرح ہر ایک محرک کا حق ہے کہ خاتمہ پر اظہار رائے کرے (ایڈیٹر)

اجماع

مسئلہ مذکورہ بالا پر اخبار اہلحدیث میں ایک عرصہ سے تردیداً و تائیداً بحثیں ہو رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ بانی مذاکرات کو جزائے خیر عطا فرماوے کہ جس کی وجہ سے ہفتہ میں ایکبار اکثر مسائل میں باہم مبادلہ خیالات بین العلماء ہو جایا کرتا ہے مگر حضرات اہل علم کو چاہئے کہ اس سے صرف مبادلہ خیالات ہی مدنظر رکھیں اور کسی قسم کی مخالفت یا مشاجرت کو راہ نہ دیں۔ چونکہ یہ خاکسار اجماع کو مسئلہ شرعی نہیں سمجھتا اس لئے خاکسار نے مسئلہ مذکورہ پر اب تک کچھ نہیں لکھا۔ مگر ۱۸ شعبان سنہ حال کے اخبار اہلحدیث میں جناب مولانا محمد ابراہیم صاحب (جن کی طرف سے یہ بحث چھیڑی گئی تھی) کا ایک نوٹ دیکھا جس کی بنا پر میں نے چاہا کہ اس کے متعلق کچھ اپنی ذاتی رائے عرض کروں خواہ وہ کسی کے مخالف ہو یا موافق۔ چونکہ اس عرصہ میں کافی طور پر طرفین سے دلائل لکھے جا چکے ہیں اسلئے میں بحذف دلائل صرف اپنی رائے عرض کرتا ہوں

وھو ھذا

میرے نزدیک اسلام میں سوائے کتاب اور سنت اور کوئی تیسری کتاب حجت واجب العمل ہرگز نہیں ہو سکتی۔ اول تو قرآن یا حدیث میں کوئی ایسی نص صریح نہیں ملتی جو اجماع کے دلیل شرعی ہونے کے لئے کافی ثبوت ہو۔ دوسرے یہ کہ اجماع کا تحقق اور علم بھی بہت مشکل ہے چنانچہ ایسا کوئی بھی مسئلہ نہیں کہ جس پر اس زمانہ کے کل لوگوں یا مجتہدوں کا اجماع ہو گیا ہو اور کوئی بھی اُس کا مخالف نہ ہو اور ہر شخص کو اس کا علم بھی ہو گیا ہو لہٰذا میرے نزدیک جو اجماع کتب اصول میں لکھا ہوا ہے وہ ایک معلوم التعریف اور معدوم الوجود شئے ہے۔

تیسرے یہ کہ ایسا کوئی بھی اسلامی مسئلہ نہیں ہے کہ جس کا ثبوت قرآن یا حدیث سے اشارۃً کنایۃً بالکل نہ ہو اور اُس پر خواہ مخواہ اجماع منعقد ہو گیا ہو۔ میرا خیال یہ ہے کہ اگر کسی مسئلہ کا حکم قرآن حدیث میں صراحۃً یا اشارۃً ہو تو ہمیں خواہ مخواہ اجماع یا قیاس کے چکر میں پڑ کر اپنے کو گویا تنگی میں ڈالنا ہے خدا نے ہمیں جس مسئلہ میں وسعت دی تھی مگر ہم باختیار خود خواہ مخواہ تنگی میں پڑے اور نیز جب تک کسی مسئلہ کا ثبوت اشارۃً بھی نہیں ہوتا تب تک اُس پر اجماع منعقد ہی نہیں ہوا کرتا۔ مگر چونکہ اس حکم خفی کا اظہار عام طور پر بذریعہ اجماع مسلمین واقع ہوا اس لئے مجازاً اس مسئلہ کو اجماعی مسئلہ کہنے لگے۔ ورنہ در اصل اجماع کوئی چیز نہیں۔ بلکہ وہ صرف مظہر ہوتا ہے اُس حکم کا جس کا ثبوت قرآن اور حدیث میں اشارۃً موجود تھا۔ ورنہ ایسا اجماعی مسئلہ جس کا ثبوت کسی طرح قرآن و حدیث سے نہ ہو بالکل مردود ہے اور نہ ایسا اجماع کوئی دلیل شرعی ہو سکتا ہے اور اول الذکر اجماع کو دلیل شرعی ماننے میں غالباً کسی کو بھی عذر نہ ہوگا۔ کیونکہ در اصل وہ قرآن اور حدیث ہی کا حکم تھا۔ لہٰذا اجماع کوئی تیسری چیز نہ ٹھیری۔ پس سوائے حدیث اور قرآن کے کوئی چیز دلیل شرعی بیکار غلطی اور خطا سے پاک نہیں ہو سکتی اسی لئے جملہ محدثین ادلہ شرعی دو ہی چیزیں مانتے ہیں اور امام احمد ابن حنبل نے تو خاص طور سے اجماع کا انکار کیا ہے۔ پس میرے نزدیک یہ بحث صرف نزاع لفظی ہے اور خواہ مخواہ اجماع کو دلیل شرعی بنانا التزام ما لا یلزم ہے فقط والسلام۔ ھذا ما خطر ببالی بقلبی و شرح لی صدری۔

خاکسار خادم العلماء ابوالحیا حکیم محمد سجاد [illegible]

(ابوالنعمان عبدالرحمٰن از مئو)
(ابویحییٰ محمد زکریا خان از جگادھری)

مسافر آگرہ پر یکطرفہ ڈگری اور ہدیہ اہلحدیث کانفرنس دہلی

جناب مولانا صاحب سلمہ الرحمٰن۔
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے کہ ایڈیٹر الفضل قادیان اور ایڈیٹر صاحب اہلحدیث امرتسر کے درمیان مرزا صاحب کی مسیحیت پر گفتگو کو اخبارات میں دیکھکر مہاشہ جی (مسافر آگرہ) نے اپنی بساط سے بڑھکر چھلانگ ماری کہ اس (مرزا صاحب کی مسیحیت کی گفتگو) سے فارغ ہوکر ہم (مہاشہ جی) سے بحث کرنی ہوگی۔ اور مسافر آگرہ نے موضوع بحث بھی خود ہی مقرر کیا تھا کہ ہمارا سوال رسالت محمدیہ (صلے اللہ علیہ وسلم) پر ہوگا۔ نہ کہ نبوت احمدیہ (مرزا صاحب) پر۔ یہاں تک بھی حوصلہ کیا کہ جہاں چاہو بلالو۔ جیسے اہلحدیث مورخہ ۲ مئی ۱۹۱۵ء میں ایک مضمون بعنوان "مسافر آگرہ کی پیٹھ پر تھاپی" (ایک پونڈ انعام) کا شائع کرایا گیا۔ اب مہاشہ جی اکثر اپنی ہوائی اور لفافی تحریرات سے اپنے ناظرین کا دل خوش کیا کرتے ہیں جس کی مثال میں جبلپور کا مباحثہ کافی ہے۔ ہاں اگر مہاشہ جی اپنی تحریرات بالا میں سچے اور راست گو ہیں تو حسب وعدہ دفتر اہلحدیث امرتسر میں تشریف لائیں اور ایڈیٹر صاحب اہلحدیث سے بحث کا اب فیصلہ کریں۔ کامیابی پر ایک پونڈ انعام رکھے ہیں۔ مگر بحث کے لئے دفتر اہلحدیث [illegible] حالانکہ اُن کے کہنے کے مطابق ایڈیٹر صاحب اہلحدیث نے امرتسر میں ان کو بلایا:

آہ! ایک بات یاد آئی یہ بالکل صحیح ہے کہ مہاشہ جی رسالت محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کی بحث سے حسب وعدہ سبکدوش ہونے کے لئے مباحثہ جبل پور کی آڑ لینگے۔ وہ کہیں گے یہ ہوا وہ ہوا۔ مگر حق امر یہ ہے کہ مہاشہ جی اس مباحثہ سے بوجوہ چند پیچھا نہیں چھڑا سکتے۔ اول یہ کہ مہاشہ جی کا خود مقرر کردہ موضوع مبحث رسالت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ دوم حسب وعدہ مقام بحث دفتر اہلحدیث امرتسر ہے۔ سوم بحث میں مناظر ہونا خود مہاشہ جی کی ذات ہے۔

ناظرین باتمکین غور فرمائیں کہ مباحثہ جبل پور میں مذکورہ بالا ہرسہ امور میں سے کسی ایک کو بھی ذرہ بھر تعلق نہیں۔ پھر مہاشہ جی کا اس بحث سے فراری ہونے کے لئے مباحثہ جبل پور کو آڑ بنانا تار عنکبوت سے بھی کم وقعت رکھیگا۔ اسی کا نام ہے گندم نما جو فروش۔ ڈھینگیں مارنے کو تو ہوائی اور لفافی تحریرات سے ناظرین کا دل خوش کر دیا مگر نتیجہ پر سب نے آپ (مسافر آگرہ) پر کف افسوس ملے کہ گھر کی دہلیز سے باہر قدم نہ رکھا اور انعامی تھاپی کا مزہ نہ چکھا۔ جرأت کہاں یہی معنی ہیں ؎

کہ عشق آسان نمود اول ولے افتاد مشکلہا

اس بحث (رسالت محمد صلے اللہ علیہ وسلم) کے لئے میعاد ایک ماہ مقرر کی گئی تھی جس کی متعلق انعامی مضمون ۱۴ مئی ۱۹۱۵ء کے اہلحدیث میں شائع ہوکر ۲۲-۲۳ یا ۲۴ تاریخ کو ضرور مہاشہ جی کی خدمت میں حاضر ہوا ہوگا اور آج ۶ اگست ۱۹۱۵ء ہونے مگر مہاشہ جی نے تو ایسی گوشہ نشینی اختیار کی کہ صدائے برنخواست:

لہذا مولانا صاحب ایڈیٹر اہلحدیث کی خدمت میں بادب التماس ہے کہ حسب وعدہ ایک پونڈ انعامی رقم جو بیاد دفتر اہلحدیث کانفرنس دہلی میں بھیجکر مطلع فرمادیں۔ مہاشہ جی اخفا ہو نافسوس کی [illegible]

(الراقم خریدار ع ۲۹۰۵)

دورنگی چھوڑ کر یک رنگ ہوجا
سراسر موم ہو یا سنگ ہوجا

روز و شب کا اختلاف تو قدرتی ہے جسمیں خالق کی حکمت کے اسرار ہیں افسوس ہے کہ ہمارے بعض دوستوں کے مذہب وعقائد بھی موسم کے مثل بدلتے ہیں کسی جگہ ایک لباس زیب تن ہے تو دوسری جگہ پر پہنچکر دوسرا۔ زید کو رنگون میں اہل حدیث کا سرگرم ممبر دیکھا گیا تھا پٹیالہ پہنچکر احناف کا۔ اور بعض جگہ احناف کا [illegible] کا امام ہے تاکہ فتوح قیام وسیلہ اس کا پیشہ ہو رہا ہے ایک اہل حق کی زبان سے یہ حالت دیکھکر بے ساختہ یہ شعر نکلتا ہے ؎

ہم بھی قائل تری نیرنگی کے ہیں یاد رہے
او زمانے کی طرح رنگ بدلنے والے

ہم علمائے اہلحدیث کو اور بالخصوص شیر پنجاب و فاضل سیالکوٹی کو اس مسئلہ پر کافی روشنی ڈالنے کی طرف متوجہ کرنا چاہتے ہیں کہ وہ بیان کریں کہ وہ شخص جس کا شیوہ ہے کہ کہیں اہل حدیث اور کہیں بدعتی ہو رہا ہے۔ آیا جماعت اہلحدیث میں داخل سمجھا جائیگا یا نہیں۔ زید کہتا ہے کہ ہر جگہ ہر رنگ [illegible] جہاں جیسا موقع ہو کیا جائے درست ہے جس کو دوسرے لفظوں میں تقیہ کہا جاسکتا ہے۔ ہم معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ آیا اس کا ثبوت کہیں سے ملتا ہے یا نہیں اور اگر یہ جائز ہے تو عام اجازت دی جاوے میں اپنی محدود معلومات پر نظر کرکے تسلیم نہ کرنا چاہتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ علماء اسپر توجہ فرمائیں گے۔ یہ بھی امید ہے کہ ان علمائے باوقار کی تحریریں ہمارے بھائی کی اصلاح کے لئے کافی ہونگی کیونکہ سبھی کو معلوم ہے کہ زید اگرچہ یہ سب کچھ کرتا ہے مگر اس کے نزدیک جماعت اہلحدیث حق اور اہل حق کا گروہ ہے۔ اس لئے یقین ہے کہ اس بارے میں [illegible] سنکر مستحسن امر تسلیم ہونگے۔

(راقم محمد غلام ربانی خان [illegible] خریدار اہلحدیث [illegible])

ایڈیٹر: اس سوال کا جواب یہی ہے کہ ایسے لوگ جو طمع دنیا کے لئے دورنگیاں کرتے ہیں وہ اس حدیث کے مصداق ہیں جس میں فرمایا شر الناس یوم القیامۃ ذو الوجہین یوتی

ھو کلا یوجد وھو کلا یوجد قیامت کے روز سب سے بدترین دو رُخے لوگ ہونگے جو ادہر ایک منہ سے آتے ہیں اور اُدہر دوسرے منہ سے۔ اگر کسی شخص کو یہ حدیث اثر نہیں کرتی تو ہمارا کہنا بھلا کیا اثر کریگا؟

مذاکرۂ علمیہ

بابت اجماع

مسئلہ اجماع میں بہت سی بحثیں میں نے دیکھیں مگر اب تک کوئی تحریر میرے خیال کے موافق نہیں پائی۔ گو ممکن ہے کہ میرا خیال غلطی پر ہو مگر میں اسوقت اپنے ناقص خیال کے اظہار سے خاموش نہیں رہ سکتا اس میں دو امور قابل غور ہیں۔ ایک یہ کہ اجماع کیا چیز ہے۔ اور دوسرے یہ کہ اجماع پر عمل کس حد تک جائز ہے۔ ان دو امور کی وضاحت کے لئے کسی قدر شرح کی ضرورت ہے۔

جس وقت زمانہ نے اجتہادی رنگ اختیار کیا اور ائمہ نے ضروریات زمانہ کے لحاظ سے اجتہاد سے کام لینا شروع کیا تو اس وقت یہ بحث پیش نظر تھی کہ قرآن و حدیث کے مقابل اجتہادات کس حد تک قابل عمل ہو سکتے ہیں۔ اس بحث کے متعلق علماء کو ایک ایسا اصول قائم کرنے کی ضرورت ہوئی کہ قرآن و حدیث اور اجتہادات کے عمل کرنے میں مابہ الامتیاز ایک بین فرق کا اظہار کیا جائے اور چونکہ اجتہادات دو حال سے خالی نہیں تھے۔ ایک یہ کہ ایک امام کے اجتہاد پر دوسرے ائمہ بھی اتفاق کرلیں جس کا نام اجماع رکھا گیا ہے۔ اور دوسرے یہ کہ کسی مسئلہ خاص میں محض ایک ہی امام کا کوئی قیاس ہو۔ اسی لحاظ سے عمل پیرائی کے لئے اصولیین نے یہ اصول قائم کر دیا ہے کہ پہلے قرآن۔ دوسری حدیث۔ تیسرے اجماع اور چوتھے قیاس قابل عمل ہیں۔ اب چونکہ اس جگہ صرف اجماع سے بحث کرنا ہے اس لئے میں یہ دکھلانا چاہتا ہوں کہ یہ اصول قرآن و حدیث کے کسی نص پر نہیں قائم ہوا ہے اس لئے اجماع پر عمل کرنے کے متعلق کسی آیت یا حدیث سے استناد نہیں ہو سکتا۔ البتہ صرف زمانہ کی ضروریات پر نظر کر کے علماء کی رائے اور ان کے اتفاق سے کام لیا جاتا ہے۔ فقہا نے اجماع کو ائمہ اربعہ کے اجتہادات پر منحصر کرلیا۔ چنانچہ امام فخرالدین رازی نے علم اصول کی کتاب محصول میں لکھا ہے کہ ان الامۃ اذا اختلفوا فی مسئلۃ علی اقوال کان اجماعھم علی ان ما عداھا باطل یعنی جب امت ایک مسئلہ میں کئی اقوال پر مختلف ہو تو اس امت کا اجماع ہوتا ہے اس پر کہ ان کے اقوال کے سوائے باطل ہے (پھر آگے کہا ہے کہ) المراد من الامۃ الائمۃ الاربعۃ یعنی مراد اس سے چاروں امام ہیں اشباہ والنظائر میں لکھا ہے کہ من خالف الائمۃ الاربعۃ فھو مخالف للاجماع یعنے جو ائمہ اربعہ کے اجتہادات پر عمل نہ کرے وہ اجماع کے مخالف ہے۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے تفسیر مظہری میں لکھا ہے ان اھل السنۃ والجماعۃ قد افترق بعد القرون الثلثۃ او الاربعۃ مذاھب ولم یبق فی فروع المسائل سوی ھذہ المذاھب الاربعۃ فقد انعقد الاجماع المرکب علی بطلان قول یخالف کلھم یعنی قرون ثلاثہ یا اربعہ کے گزرنے کے بعد اہل سنت والجماعت کا افتراق چار مذاہب پر ہوا اور اس پر اتفاق کیا گیا۔ پس جو بات خلاف ان چاروں کے ہو وہ باطل ہے۔ غرض فقہاء نے ایک عام اصول سے لفظ اجماع کو الگ کر کے تقلید کے لزوم کے لئے ائمہ اربعہ کے ساتھ مخصوص کرلیا۔ حالانکہ اس خصوصیت کو تسلیم کرنے کیلئے کوئی شرعی بین دلیل نہیں مل سکتی۔ کیونکہ اجماع ایک ایسی چیز کا نام ہے کہ ایک ہی عصر کے تمام مسلمان کسی مسئلہ خاص میں بالاتفاق اتفاق کرلیں اب ائمہ اربعہ کے ساتھ لفظ اجماع کے انحصار پر ہر دو بحثیں پیش آتی ہیں۔ ایک یہ کہ خود ائمہ اربعہ نے اپنے مذہب کے قیام میں اجماع کیا تھا جس کی وجہ سے اجماع کا انحصار مذاہب اربعہ کے ساتھ کیا جاتا ہے تو دم۔ یا ان کے مقلدین نے ان کی تقلید کے لئے اجماع کر لیا ہے۔ امر اول کے متعلق صاف طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے سال وفات میں امام شافعی کی پیدائش ہوئی اور امام احمد کی ولادت سب کے بعد ہوئی۔ اس حیثیت سے اجماع جو ایک زمانہ خاص کے مجتہدین کے اتفاق کا نام ہے۔ ائمہ اربعہ کے ساتھ کبھی مخصوص و منحصر نہیں ہو سکتا۔ اسی وجہ سے یہ امر بھی بعید از قیاس ہے کہ ائمہ اربعہ نے اپنے مذہب کے قیام میں بالاتفاق مسئلہ تقلید پر اجماع کیا ہو۔ اور امر دوم کے متعلق یہ امر قابل غور ہے کہ مسئلہ تقلید میں خود مقلدین کا باہم اتفاق نہیں ہے وہ اپنی تقلید میں جس مذہب کے پیرو ہوتے ہیں اُس امام کی تقلید کے سوا دوسرے امام کی تقلید اُن کے پاس کبھی واجب التسلیم نہیں ہو سکتی حالانکہ مسئلہ تقلید میں بلحاظ انحصار مذاہب اربعہ اُن کو چاروں مذاہب کی تقلید خود پر لازم قرار دینی چاہئے تھی۔ پس ان اصول کے لحاظ سے کوئی بین دلیل ہمیں ایسی دستیاب نہیں ہو سکتی۔ جس سے ہم اس کو مان لیں کہ ایسا اجماع جس کا انحصار ائمہ اربعہ پر کیا گیا ہو وہ قابل تسلیم ہو جائے گو اس جگہ مسئلہ تقلید کا بھی ذکر چھڑ گیا ہے مگر مدنظر اس کے ذکر سے اجماع کے متعلق فقہا کے خیالات کا اظہار ہے۔ اگرچہ فقہاء نے مسئلہ تقلید کے اجماع میں غلط فہمی سے کام لیا ہے تاہم وہ بھی اجماع کسی مسئلہ خاص کے اتفاق کو سمجھتے ہیں مگر اس معاملہ میں سب سے زیادہ عمدہ اصول اُن علماء کا معلوم ہوتا ہے جنہوں نے اجماع کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے صدر الشریعہ نے تنقیح میں فرمایا ہے الرکن الثالث فی الاجماع وھو اتفاق المجتھدین من امۃ محمد صلے اللہ علیہ وسلم فی عصر علی حکم شرعی یعنی اجماع (جو اصول مقررہ کا تیسرا نمبر ہے) وہ چیز ہے کہ مجتہدین کا اتفاق حکم شرعی میں ایک ہی ایک ہی زمانہ میں عمل میں آیا ہو۔ چونکہ ہمیشہ اصول کا قیام بلا کم و کاست ہر زمانہ کے عمل کے لئے عمل

میں آتا ہے اور اس نے بحث کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی کہ قرآن و حدیث سے کماحقہ مسائل حل ہو سکتے ہیں پھر اجماع اور قیاس کی کیا ضرورت ہے کیونکہ ہر شخص جانتا ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کیلئے کوئی چیز باقی نہیں رکھی آیت اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ یہ تبلاتی ہے کہ دین میں اب کسی خاص شخص کی جانب سے تکمیل کی ضرورت باقی نہیں رہی مگر تاہم زمانہ کے تغیرات کے لحاظ سے علماء کو ایک رائے قائم کرنی پڑتی ہے اور اس پر امت کا اتفاق ہو جاتا ہے۔ مثلاً مذہب اسلام کی رو سے فوٹو نزدیک نہیں رکھا جا سکتا اور نماز بھی اس سے نہیں ہوتی مگر زمانہ موجودہ کے لحاظ سے اس پر سبھوں نے اتفاق کر لیا کہ کلدار روپیہ جس پر دارو مدار زندگی ہے رکھ لیا جائے تو نہ کوئی قباحت ہے اور نہ نماز میں کوئی فساد واقع ہونے کا اندیشہ ہے[ل] اس ایک مثال سے آپ زمانہ کے حالات کو نظرانداز کر کے اس بات کی سخت ضرورت کو تسلیم کر لیں کہ ہر زمانہ میں اجماع وقیاس کی ضرورت لامحالہ پیش آ جاتی ہے اس پر عقلاً ونقلاً ہر مسلمان کو یہ سمجھنا چاہئے کہ کسی طرح خدا اور اس کے معصوم رسول کے کلام پر کسی اور قول کو ترجیح ہو سکتی ہے اور نہ وہ اقوال قابل عمل ہو سکتے ہیں مگر ایسی آنے والی صورتوں پر جو احیاناً وارد ہوں احکامات کتاب اللہ وسنت رسول اللہ ہوں۔ ایک ایسے اصول کے تسلیم کرنے کی سخت ضرورت ہے جو جامع ومانع ہو اور وہ ہر زمانہ کے لئے مفید وکارآمد ہو کیونکہ جہاں تک مذہب

اسلام کے احکامات پر غور کیا جاتا ہے وہ چار اصول سے خارج نہیں ہو سکتے۔ ایک وہ جو ہمارے دین سے علاقہ رکھتے ہیں۔ دوسرے وہ جو جناب پیغمبر خدا کے مخصوص حالات سے علاقہ رکھتے ہیں۔ تیسرے ایسے اقوال جو تمام لوگوں کے حالات پر مؤثر ہیں۔ چوتھے وہ احکام جو سیاست ملکی اور انتظام مدنی سے متعلق ہیں۔ ان میں سے نمبر اول ودوم کے احکامات کی لابدی طور پر پابندی ضروری ہے اور نمبر سوم وچہارم میں آپ جہاں تک غور کریں زمانہ کے تغیرات اور اس زمانہ کے انتظامات میں بوجہ افتراق کوئی نہ کوئی ایسی دقت پیش آنے لگتی ہے کہ لامحالہ اجماع کی طرف غور کرنا پڑتا ہے۔ بہر حال میں یہی عرض کروں گا کہ اتباع سنت ایک دوسری بحث ہے جس پر مسلمانوں کا ایمان ہے اور جس سے انکار بقوائے من عصانی فقد عصی اللہ۔ خدا اور رسول سے انکار کرنا ہے مگر اس کے ضمن میں اجماع کا بلحاظ ضرورت قائل ہونا ایک عمدہ ترین اصول ہے اور اس سے انکار کر جانے میں ہر وقت تعددات اور مشکلات کا سامنا ہوگا۔ اس لئے اصولیین سے جن کا یہ فریضہ تھا کہ ایک ایسا اصول قائم کر دیتے جو جامع ومانع ہونے کے علاوہ وہ بہر پہلو مفید اور کارآمد ہو۔ الغرض اس معاملہ میں صدر الشریعہ کی رائے سے مجھے کلیہ اتفاق ہے[ے] اور اس اجماع کے لئے ایک ہی عصر میں اتفاق کر لینے کی قید بہت ضروری ہے۔ مگر اس کے یہ معنے نہیں کہ زمانہ مابعد میں اگر اجماع سابقہ کے خلاف کوئی اور اجماع کر لیا گیا ہو تو پہلا اجماع قابل ترک نہ ہو جائے کیونکہ

اگر پہلا اجماع قابل ترک ہوگا تو اجماع کا انحصار زمانہ سابق پر لازم آئیگا۔ اور ایسی صورت میں اصول بجائے خود ایک جامع مانع اصول قرار دئے جانے کے قابل ہوگا اسی لحاظ سے صرف متقدمین کا ائمہ اور بعد پر اجماع کا انحصار اصول بحث کے لحاظ سے قابل حیرت وقابل تعجب ہے۔ فقط واللہ اعلم

(راقم ابو نعیم محمد عبد العظیم حیدرآبادی)
عزیز المساجد امام مسجد ... حالاوردی

بدعتی کی بدزبانی خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ تمام امتیں اپنے خبیثوں کو لادیں اور ہم حجاج کو لا دیں تو خباثت میں بڑھ جائینگے۔ اسی طرح میں کہتا ہوں تمام فرقے اپنے بدزبانوں کو جمع کریں اور اہلحدیث جناب لوی فقیر اللہ صاحب مقیم چیام بٹ مدراس کو پیش کریں تو خاص بس فن میں سب سے بڑھ جاویں خصوصاً ان حضرات نے اور شریعت میں بھی زبردست دلیل دشنام دہی کو سمجھ رکھا ہے جس کسی کا جواب لکھینگے ملحد زندیق، دجال، کافر، منافق، وغیرہ کے سوا کوئی لفظ انکو نہیں ملتا مرایک جگہ نہیں بلکہ دیوانوں کی طرح ایک ہی رٹ لگائے بادشیخی ہی کو کہتے ہیں۔ یہ دشنام اگر ہو سکے تو کیا نام نہ ہوگا؟ ان مولانا کے دماغ کا علاج بہت کسی نے خرچ کرنا چاہا اگر یہ حضرت بھی ہماری ترکیب کو پا گئے اسلئے کھٹک گئے۔ وزیرآباد میں موجودگی مولینا حافظ عبد المنان صاحب مرحوم کی طرح ڈالی ہاں کر پھر دنائی ہمارا خیال ہے کسی باضابطہ یا اس مجلس میں آجاویں تو اندنوں دماغ میں جو خرابی آگئی ہے اسکی قسمت اچھی ہو تو پانچ منٹ ہی کی اصلاح کر دیجائے۔ حال ہی میں آ پہنچی تھی۔ گالیاں لکھی ہیں جنہیں وہ وہ مغلظات گالیاں بکی ہیں کہ شیطان بھی سنکر لاحول پڑھے۔ مجھے ہی کہہ لیتے تو میں سمجھ لیتا۔ پنجاب میں شادیوں کے موقع پر پرانی عورتیں سٹھنیاں (گالیاں) دیا کرتی ہیں۔ غضب تو یہ ہے کہ مولانا حافظ عبد اللہ صاحب غازیپوری اور مولانا حافظ عبد العزیز صاحب رحیم آبادی جیسے مسلم بزرگوں کو بھی اس ظالم نے نہیں چھوڑا۔ حق ہے۔ لعن اللہ العقرب لا تدع مصلیا ولا غیرہ۔

دوسری گالیاں اور بھی ہیں ان میں ان دونوں بزرگوں کو گالیاں دی ہیں۔ تف ہے ایسے علم پر اور لعنت ہے ایسی عادت پر۔ ہم آج تک اپنی عادت میں مجبور رہکر اس بدزبان کی گالیاں سنکر ہنس دیتے تھے۔ مگر اب جو

ف[ل] آج ساری اسلامی دنیا پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوگا کہ بہت سی جگہ تصویر دار روپیہ مروج نہیں بلکہ ان کو اس کی خبر بھی نہ ہوگی۔ اس لئے اس کو رکھکر نماز کے جواز کو اجماعی مسئلہ کی مثال بنانا ہرگز درست نہیں ہاں ہندوستان میں اس کی ضرورت ہے اسلئے اضطراری ہے اجماعی نہیں

(ایڈیٹر)

ف[ے] آپ خوشی سے صدر الشریعہ یا علامہ تفتازانی سے اتفاق کریں مگر سائل تو اجماع کے متعلق کسی کی رائے دریافت نہیں کرتا۔ بلکہ قرآن وحدیث سے اس کے دلائل پوچھتا ہے۔ پس سائل بجا مسکتا ہے جن دلائل سے صدر الشریعہ اجماع کے قائل ہوئے ہیں وہی آپ پیش کریں تو میں غور کروں گا۔

(ایڈیٹر)

معلوم ہوا کہ اس سے کوئی دلیل میں قوت نہیں ہو سکتی جبکہ اس میں پر زور گالیاں اور بک بک ہو۔ سلے ہیں بھی اس کی قلعی کھولنی پڑی۔ بدزبان کی بدزبانی کا نمونہ سنو لکھتا ہے ...
... مستعفنا نعوذ ... یہ دجال ... تمام دجالوں کذابوں اور ... ان دجالوں اور ... دسائر ...

فتاویٰ

س نمبر ۲۶۵ - حاجی محمد حسن صاحب کے چار لڑکے ہیں - عبد الرحمن - عثمان - عبد المجید - اور اسحاق اور ایک لڑکی مسماۃ آمنہ حیات ہیں - عثمان ناخلف ہے ہر طرح سے ایذا رسانی پر کمربستہ حاجی محمد حسن کی تابعدار نہیں کرتا ہے بلکہ وہ باپ کی مخالفت کرکے مکان سے بھی علیحدہ ہوگیا ہے وقت علیحدہ کرنے کے اس کو ایک رقم دیدی ہے - مگر کاشتکاری کے کام میں شریک ہے - تجارت کا کام عبد الرحمن و عبد المجید ہی کرتے ہیں - وہ خوب محنت کرکے روپیہ پیدا کرتے ہیں مگر ہیں سب باپ کے ساتھ شامل - ایک جگہ کھانا وغیرہ کھاتے اور رہتے ہیں - اور عثمان علیحدہ ہے - اب بعد فوت ہوجانے حاجی محمد حسن صاحب کے عثمان کو حصہ تجارتی مال میں سے ملیگا یا نہیں - دوسرے یہ کہ باپ ان لڑکوں کا تینوں (عبد الرحمن - عبد المجید - اسحاق) پر خوش ہے اور عثمان سے سخت ناراض - والدین بیماری میں مبتلا رہے مگر عثمان اور اس کی زوجہ نے کسی قسم کی خدمت نہیں کی اور پاس تک نہیں آئے - ایسی حالت میں بقیہ مال میں جو بعد حاجی محمد حسن صاحب کے رہیگا (عثمان) ترکہ ... کا مستحق ہوگا یا نہیں ؟ (خریدار ...)

ج نمبر ۲۶۵ - عثمان مثل اور بھائیوں کے باپ کی جائداد میں سے اپنے حصہ کا وارث ہوگا - باپ نے جو کچھ اس کو دیا تھا وہ اگر اس تصریح کے ساتھ دیا تھا کہ تیرے نام ڈالا جائیگا تو اتنا کٹ جائیگا ورنہ نہیں ٭

س نمبر ۲۶۶ - حاجی محمد حسن و عبد الرحیم دونوں حقیقی بھائی تھے - عبد الرحیم کا انتقال ہوگیا - عبد الرحیم نے زوجہ اول سے ایک لڑکا سلیمان اور دوسری زوجہ سے ایک لڑکا محمد یحییٰ اور تیسری سے لڑکا محمد یعقوب چھوڑے - محمد یحییٰ کا انتقال ہوگیا - مال متروکہ کیونکر تقسیم ہوگا - اور محمد یعقوب نابالغ بچہ ہے اس کے حصہ کا مال سلیمان کے قبضے میں ہے - اور محمد یعقوب بچہ حاجی محمد حسن کے پاس رہتا ہے - اور محمد یعقوب کی والدہ بھی نہیں ہے اور سلیمان اس مال کو اپنے تصرف میں لاکر کے سب اڑائے دیتا ہے اور یا چوری سے علیحدہ جمع کرتا ہوگا - مگر محمد یعقوب کے خرچ کے واسطے ایک پیسہ بھی نہیں دیتا - ایسی حالت میں ولی حاجی محمد حسن کا ہونا لازمی ہے یا اس کے بھائی سلیمان کا ؟ جو کچھ جواب ہو اخبار میں درج فرمائیں ٭ (خریدار ...)

ج نمبر ۲۶۶ - عبد الرحیم کے مال کے سب بیٹے وارث ہونگے - محمد یحییٰ اگر باپ کے سامنے مرا ہے تو اس کا حصہ نہ ہوگا - اگر پیچھے مرا ہے تو اس کا حصہ ہوگا مگر مرنے کے بعد پھر اس کے بھائیوں کو ملجائیگا - محمد یعقوب کا ولی اقرب اس کا بھائی ہے لیکن اگر وہ خیانت کرتا ہے تو دوسرے بھائی ولی ہونگے - اگر ان کی بھی خیانت ثابت ہو تو چچا کے سپرد کیا جاویگا - واللہ اعلم

(۴ سرواخل غریب فنڈ)

س نمبر ۲۶۷ - فرقہ شیعہ کافر سمجھا جائیگا یا مسلمان - اور اہل سنت والجماعت کو اہل التشیع کی دعوت و ضیافت قبول کرنی اور ان کے ساتھ قرابت و رشتہ داری شرعاً جائز ہے یا نہیں - (منشی عبد الرؤف از امراؤتی)

ج نمبر ۲۶۷ - شیعہ کے دل میں اگر کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی تصدیق ہے تو کافر نہیں مگر اپنے دوسرے غلط اعتقادات کی وجہ سے گمراہ ہے ان کی دعوت قبول کرنی جائز ہے - آنحضرت نے یہودیوں کی بھی دعوت قبول فرمائی تھی - رشتہ نکاح کی بابت حدیث شریف میں آیا ہے اس شخص سے اپنی لڑکی کا رشتہ کرو جسکی دینداری کو پسند کرتے ہو - من ترضون دینہ شیعہ کیا سنی بھی اگر بد اعتقاد ہو تو اس حدیث کے مطابق اس سے بھی لڑکی کا رشتہ نہ کرنا چاہئے لیکن اگر سہو و غفلت سے ہوجائے تو نکاح فسخ نہیں ہوگا - تاوقتیکہ ناکح خود فسخ نہ کرے - کیونکہ فریقین کلمہ گو ہیں -

س نمبر ۲۶۸ - اگر کسی مسلمان عورت کا شوہر گم اور مفقود الخبر ہوجائے تو وہ عورت کتنی مدت کے بعد اپنا نکاح ثانی کرلے - اس معاملہ میں اہل حدیث اور حنفیہ کا بہت بڑا اختلاف ہے - ہمیں اصل حقیقت سے آگہی مقصود ہے ٭ (ایضاً)

ج نمبر ۲۶۸ - بموجب فیصلہ خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ چار سال کے بعد اس کو مردہ قرار دیکر چار ماہ دس روز عدت وفات گزار کر نکاح ثانی کرسکتی ہے - امام مالک کا بھی یہی مذہب ہے - متاخرین حنفیہ نے بوقت ضرورت اس پر عمل کرنا جائز لکھا ہے - ہندوستان کے اکابر علماء حنفیہ مثل مولانا رشید احمد گنگوہی اور مولانا عبد الحی لکھنوی مرحومین نے بھی اسی کے مطابق فتوے دیئے ہیں جو ان کے مجموعہ فتاوے میں ملتے ہیں -

س نمبر ۲۶۹ - اگر عقد نکاح کے بعد ناکح کی جانب سے طعام ولیمہ نہ دیا گیا تو وہ نکاح شرعاً قائم رہا یا ٹوٹ گیا - اس ملک (برار) میں دستور ہے کہ عقد خوانی سے پہلے ہی اہل برادری کی دعوتیں کی جاتی ہیں - اور کھانے کھلائے جاتے ہیں - طعام ولیمہ شاذونادر ہی دیا جاتا ہے - (ایضاً)

ج نمبر ۲۶۹ - ولیمہ نہ ہونے سے نکاح نہیں ٹوٹتا - ولیمہ سنت ہے - ولیمہ سے پہلی دعوتیں سب رسمی ہیں ان کو ترک کرنا چاہئے -

س نمبر ۲۷۰ - اگر طعام ولیمہ میں مساکین اور محتاجین نہ بلائے گئے سب خوشباش ہی بلائے گئے اور انہیں لوگوں کو کھانا کھلایا گیا تو شرعاً وہ ولیمہ درست ہوگا یا نہیں - (ایضاً)

ج نمبر ۲۷۰ - ایسے ولیمہ کا نام حدیث میں شر الطعام (برا کھانا) آیا ہے ٭

متفرقات

طبی سوال ۱۲

میری بیوی ایک روز بارش میں چند منٹ رہی جس سے اس کو بے ہوشی ہو گئی۔ عرصہ کے بعد ہوش آیا تو نصف بدن نچلا سرد تھا۔ دوا ہوتی رہی پیٹ میں جل تھکیچ پیدا ہوا وہ بھی مرض رعشہ سے مر گیا۔ مریضہ کو پہلے کی نسبت آرام ہوا مگر دورہ گاہے ماہے ہو جاتا ہے۔ چند منٹ بے ہوش ہو جاتی ہے۔ کوئی صاحب علاج بتلا دیں تو مرہون منت ہونگا۔

عبد الصمد خان از میراں پور ضلع سلطان پور (اودھ)

نوٹ۔ بارہا لکھا گیا طبی سوال کے لئے ۲ر غریب فنڈ کیلئے آنے چاہئیں۔

طبی جواب

بنی مستفسر نے ۹ جولائی کے پرچہ میں آنکھ کی روشنی کی کمی کا حال لکھا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ پیدائشی نہیں ہے۔ لیکن ضعف بصر کے سبب جو علامات ذکر نہیں کئے ہیں۔ البتہ ایک دوا آنکھ کی بابت جو ہر قسم کے اسباب کو مفید ہے۔ میاں رحمت اللہ صاحب ساڈھیوکے (مابین بلد صیانہ و موضع مکلوڈ گنج) نے تیار کی ہے وہ نسخہ ایک معزز شاہی حکیم کا ہے۔ میں نے بھی اس کا تجربہ کیا ہے اس لئے بذریعہ اخبار اہلحدیث آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ یا تو صاحب موصوف سے دوا طلب فرمائیں یا اس راقم الحروف سے۔ (پتہ راقم کا یہ ہے)

نبی محمد عفی عنہ سند یافتہ مدرسہ طبیہ ساکن موضع ابو بکر۔ ڈاکخانہ گنگا جیتو رضلع فیروزپور (پنجاب)

قیمت دوا بذریعہ خط وکتابت طے ہو سکتی ہے۔

مسک الختام مل گئی

احمد ولد مستری خدا بخش نے مسک الختام طلب کی ہے میرے پاس دونوں جلدیں موجود ہیں قیمت عہ محصول علاوہ (عبد الحمید ازاندور سنٹرل انڈیا)

دریافت

بمبئی۔ کراچی اور کلکتہ میں انجمن اہلحدیث یا کوئی مسجد اہلحدیث ہو تو کوئی صاحب بتلا دیں (غلام اللہ کاتب از ہوشیار پور رکمیٹی گنج)

بمبئی اور کلکتہ میں تو ہے۔ پتہ۔ کلکتہ کولوٹولہ۔ بمبئی بائی کلہ میں۔ کراچی میں متفرق طور پر ہیں مگر جہاں تک معلوم ہے مسجد یا انجمن کوئی نہیں

جنازہ و دعاء مغفرت

میرا برادر عزیز مولوی فیض بخش خریدار اہلحدیث فوت ہو گیا ناظرین درخواست ہے کہ دعا مغفرت کریں اللھم اغفرلہ وارحمہ (امداد حسین تحصیلدار ریٹائرڈ از کنترہ اودم بانار)

اہلحدیث میں نعتیہ نظمیں

محمد منظور الکریم صاحب سب انسپکٹر پولیس درخواست کرتے ہیں کہ اہلحدیث میں نعتیہ نظمیں بھی ہوا کریں۔ پہلے بھی اس کی تحریک کی گئی لیکن نظمیں اچھی نہ آنے کی وجہ سے سلسلہ جاری نہیں ہوا۔ تاہم کوئی صاحب قابل اشاعت نظم بھیجیں گے تو درج کی جاوے گی۔ ناظمین خیال رکھا کریں کہ نظم اچھی ہو چاہے چند اشعار ہوں۔ زیادہ سے زیادہ دس شعر ہوا کریں۔

تیسیر الباری

کی درخواست عبد العزیز خان کی طرف سے ۲۳ جولائی کے پرچہ میں طبع ہوئی ہے۔ میرے پاس ایک پارہ ہے سائل کو منظور ہو تو براہ راست طلب کر لے (مولوی) عبد الحمید الثانی۔ از حیدر آباد دکن کچھ روڈ مکان نمبر ۱۱/۱۱

انجمن اہلحدیث جمال پور

نے اپنے جلسے کے التواء کے عذر میں بہت لمبا مراسلہ بھیجا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ چونکہ علماء مشتہرین کو شرکت جلسہ میں موانع پیش آئے اس لئے جلسہ ملتوی کیا گیا۔ بیرونجات میں بذریعہ خطوط اور تاروں کے اطلاع کر دی گئی۔ اشتہار التواء چھپوانے کا وقت نہیں رہا۔ جن صاحب نے ہماری بد انتظامی کی شکایت کی ہے غلط ہے ہم نے اُن کو آرام کرنے کے لئے بہت کچھ کیا سٹیشن تک ہم نے آدمی بھیجا مگر وہ نہ ٹھہرے (عبد السلام نائب سکرٹری انجمن جمالپور)

ایڈیٹر۔ یہ معلوم ہوا کہ معترض نے اس جلسہ کو اہلحدیث کانفرنس کا جلسہ کیوں کہا؟

تقریظات

(جذبات و سلیم) اس کتاب میں بہت سے نامی گرامی شاعروں (مثل مولانا شبلی حالی وغیرہ) کی چیدہ چیدہ نظمیں جمع کی گئی ہیں۔ لکھائی چھپائی عمدہ۔ قیمت عیمر ۱۵ شوال تک نصف قیمت۔ پتہ (کارخانہ علمی بکس لاہور)

مفتاح العلم

یہ کتاب مہاشہ ست دیو آریہ (سابق نظام حیدر) نے عربی زبان کی تعلیم کے لئے بنائی ہے۔ مصنف کا دعوٰے ہے کہ میرے سلسلہ کی یہ پہلی کتاب ہے۔ ہمارے خیال میں مسلمانوں کو یہ کتاب چنداں مفید نہیں۔ البتہ آریوں کو مفید ہو سکتی ہے۔ قیمت ۱ر پتہ:-

(پنڈت ست دیو۔ بنارس کالی محل)

اخبار جاری کیا گیا

۳۰ جولائی کے اہلحدیث میں مسلم خان جنگی پوری کا سوال چھپا تھا کہ کوئی صاحب مجھ فی سبیل اللہ اخبار جاری کرا دیں منشی جان محمد صاحب ٹھیکہ دار جبلپور نے بادا کی قیمت سائل مذکور کے نام اخبار جاری کرا دیا جزاہ اللہ

غریب فنڈ

میں از جناب محمد عبد السبحان خان از مقام رامپور (یوپی) مبلغ عہ ر ۲ از جناب منشی جان محمد صاحب ٹھیکہ دار جبلپور ۱۰ر از فتوح فنڈ ۴ر سابقہ ۳ر۔ کل مبلغ ۲ہ۲ از رحمت اللہ طالب علم از موضع لکھو کے ضلع لاہور سائل عہر از مولوی محمد حیات اللہ بنارس عہر از شیخ محمد موضع انبڑ ضلع اورنگ آباد سائل عہر میزان کل لعہ۔ بنام مسلم خان بسفارش منشی جان محمد صاحب کرمت اللہ۔ مولوی حیات اللہ اور شیخ محمد چار اخبار جاری کئے گئے۔

قیمت حسب قاعدہ غریب فنڈ لعہ۔ باقی ۲ر۔ جبر سائلین سال بنا (۳۲)

دعاء مغفرت

مولوی محمد حاذق صاحب میر مدرس احمد آرہ فوت ہو گئے مرحوم بڑے خوش خلق تھے انا للہ۔ ناظرین سے جنازہ غائب و دعاء مغفرت کی درخواست ہے اللھم اغفرلہ

انتخاب الاخبار

ناظرین کو عید مبارک
آنہ فنڈ کا ضرور خیال رکھیں

جنگ کے متعلق مجمل اور صحیح خبر صرف یہ ہے کہ ہر طرف ہو رہی ہے۔ لیکن ۲ سے ۸ اگست تک جو خبریں ہندوستان میں موصول ہوئی ہیں ان کا خلاصہ حسب ذیل ہے:-

اس ہفتہ جرمن آبدوز کشتیوں نے متعدد تجارتی جہاز غرق کئے۔

ایک جرمن آبدوز کشتی غرق ہوگئی۔

ایک انگریزی آبدوز کشتی نے بحیرۂ بالٹک میں ایک بہت بڑا جرمن باربرداری کا جہاز غرق کردیا۔

اعلان کیا گیا ہے کہ اس ہفتہ روسیوں نے ترکوں کی ۹۷ اور انگریزوں نے ۱۱۰ بادبانی کشتیاں غرق کی ہیں۔

ایک انگریزی آبدوز کشتی نے ساحل جرمنی کے سامنے ایک جرمن تباہ کن کشتی کو غرق کردیا۔

دو آسٹریا کی جنگی جہازوں اور چھ تباہ کن کشتیوں نے جزیرہ پیلاگوس پر جسے گزشتہ ہفتہ اٹلی کی بحری فوج نے فتح کیا تھا دوبارہ قبضہ کرنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہے۔

ایک انگریزی آبدوز کشتی نے بحیرہ مارمورا میں دو ترکی سٹیمر اور کچھ ہلکے جہاز تارپیڈو پھینک کر غرق کردئے۔

جرمنوں نے ایک بہت بڑا نیا جنگی جہاز پانی میں اتارا ہے اور قیصر کے حکم سے اس کا نام ہنڈنبرگ رکھا ہے۔

ایک انگریزی آڑ پروانے زیلی بیک کے قریب ایک جرمن آڑ پروانے کو نیچے اتار لیا۔

فرانسیسی ہوائی جہازوں نے متعدد جرمن سٹیشنوں اور کارخانوں پر بم گرا کر انہیں سخت نقصان پہنچایا۔

جرمن ہوائی جہازوں نے بھی کہیں کہیں بم گرائے۔

اٹلی کے ہوائی جہازوں نے بھی آسٹریا میں بہت سے مقامات پر بم پھینکے۔

سب سے بڑی لڑائیاں اس ہفتہ بھی مشرقی میدان میں یعنی روس کی جانب ہوتی رہیں۔

جرمن اور آسٹریا کی فوجیں نہایت زور شور سے وارسا کی طرف بڑھ رہی ہیں۔

لبلن پر آسٹریوں کا قبضہ ہوگیا ہے۔

اگرچہ روسی فوجیں سخت مدافعت کر رہی ہیں۔ لیکن روسیوں کا بیان ہے کہ وہ بہت جلد وارسا کو چھوڑ کر پیچھے ہٹ جائیں گے۔

چنانچہ وارسا کے لوگ شہر وارسا سے چلے جا رہے ہیں۔

روسی بیان مظہر ہے کہ سامان جنگ کی کمی کے باعث روسی پیچھے ہٹ رہے ہیں۔

جس وقت روسیوں کے پاس کافی گولے جمع ہو جائیں گے تو وہ پھر پیشقدمی کریں گے۔

سپہ سالار اعظم افواج روس نے حکم دیا ہے کہ وارسا کی تمام وہ عمارتیں جو فوجی کارروائیوں میں کام آسکتی ہیں گرادی جائیں۔

روسیوں نے اعلان کیا ہے کہ جس وقت وارسا میں بچوں، بوڑھوں اور عورتوں کے سوا کوئی آدمی نہ پائیں گے۔

ایتھنز (یونان) کے اخبارات لکھتے ہیں کہ وارسا فتح کرکے جرمن فوجیں سرویہ پر حملہ کریں گی۔ تاکہ اسے فتح کرکے ترکوں سے جا ملیں۔

روسی وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے کہ زار روس نے وزارت کو حکم دیا ہے کہ پولینڈ کو کامل اندرونی آزادی عطا کرنے والے مسودات قانون تیار کرے۔

اٹلی کی فوجیں بمقام آسٹریا میں برابر پیشقدمی کر رہی ہیں۔

کہتے ہیں کہ آسٹریا ٹریسٹ کو خالی کر رہے ہیں۔

پوپ (رومی پادری) نے دول متحاربہ سے صلح کیلئے اپیل کی تھی۔ انگلستان میں اس پر کسی نے کان نہیں دھرا۔

موسیو سزونوف وزیر خارجہ روس نے اٹلی کے اتحادیوں کے ساتھ مل کر آسٹریا کے خلاف لڑنے کی تعریف کی ہے۔

مغربی میدان جنگ میں خندقوں کی لڑائی بدستور جاری ہے قدم قدم پر لڑائی ہو رہی ہے۔

جرمن فوجیں مغربی میدان جنگ میں آتش زن گولے اور جلنے والے سیال مادے استعمال کر رہی ہیں۔

سپرس پر شدید جنگ شروع ہوگئی ہے۔

گیلی پولی میں قیاتپہ کے قریب متحدہ فوجوں نے تین سرنگیں اڑائیں اور سنگینوں سے حملہ کرکے ایک پہاڑی کی چوٹی پر قبضہ کرلیا۔

لندن میں دس اشخاص گرفتار کئے گئے جن پر جرمن جاسوس ہونے کا شبہ ہے ان میں سے دو پر جرم ثابت ہوگیا اور انہیں پھانسی دی جائیگی۔

ماہ مئی اور جون میں صرف مشرقی میدان جنگ میں جرمنوں کا دو لاکھ ستر ہزار سپاہیوں کا نقصان ہوا۔

کہتے ہیں کہ جرمن نے دس لاکھ فوج اور مرتب کی ہے جس میں تمام ۱۷-۱۸ سال کے لڑکے ہیں۔

رومانیہ نے بلغاریہ کو مٹی کا تیل بھیجنا بند کردیا ہے کیونکہ بلغاریہ سے یہ تیل ترکی کو بھیجا جاتا تھا۔

امریکن سفیر اطلاع دیتا ہے کہ جو ہندوستانی سپاہی جرمنی میں قید ہیں انہیں کسی قسم کی تکلیف نہیں سب خوش و خرم ہیں۔

ایک آلہ تنفس ایجاد کیا گیا ہے جو جرمن زہریلی گیسوں سے اتحادی فوج کی حفاظت کریگا۔

حاجیوں کی روانگی۔ حج کو مسافروں کا جہاز موسوم اکبر ۱۵ اگست کو اور موسوم جہانگیر ۲۵ اگست کو بمبئی سے روانہ ہوگا۔

آل انڈیا آیورویدک نمائش کلکتہ نے پنڈت ٹھاکر دت شرما لاہور ایڈیٹر دیش اپکارک کو ایک تمغہ سونے کا دیا۔ (پنڈت جی کو مبارک)

عید کیلئے ۵/۵۲ ارمغان عید

یہ موزون تحفہ ہے جس میں ایسی نظمیں ... جن میں لسان العصر اکبر، ڈاکٹر اقبال ... فطرت ... نظامی ... مولانا حالی ... لسان الغیب حافظ شیرازی، مرزا غالب ... ذوق ... امیر مینائی ... داغ ... خیام کے علاوہ بیسیوں دیگر اردو شعراء کے نتائج بکمال ... نادر ... دلاویز ... لطف انگیز واثر خیز نظمیں، مضامین درج ہیں۔ سرورق رنگین منقش، کاغذ اعلیٰ ولایتی، دیدہ زیب قیمت صرف ۵۲؍

ماہ رمضان المبارک میں ۲/۳ قیمت کی رعائت

ذیل میں پریس الموحدین نواب میر صدر الدین صاحب بڑودہ کے نہایت ضروری اور کارآمد رسالوں کی پوری قیمت درج ہے لیکن ماہ رمضان میں ان کی تہائی قیمت کر دی گئی ہے۔ یعنی تین روپیوں کی کتابوں کا ایک روپیہ لیا جاوے گا۔ ہر ایک مسلمان اس نعمت سے مستفید ہو کر جلد منگوا لیجئے۔

قال الله۔ حقوق الله، حقوق العباد اور روزانہ کاروبار دنیاوی۔ طرز معاشرت کا بیان الخ ... قیمت ۵؍

قال الرسول۔ احادیث ... ضروری وکارآمد لب لباب ۴؍

اسلام کے عقائد۔ ... بطور سوال وجواب درج ہیں ۲؍

ولی کی پہچان جھوٹے ولی اور سچے اولیاء اللہ کا فرق بتایا گیا ہے ۲؍

اسلام کی صداقت مخالفین اسلام کو خاموش کرا دینے والا رسالہ ۲؍

محرم کی بدعتیں۔ محرم کی بدعتوں کا عقلی ونقلی رد۔ اخیر میں علمائے کرام کا فتویٰ بھی درج ہے قیمت ۲؍

تحریم الخمر والزنا والملاہی والمعازف والعشق۔ زنا۔ شراب۔ راگ اور ... عشق وغیرہ کا بیان ۳؍

اسلام کی خوبیاں کلمہ۔ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ کی خوبیاں اور فوائد ۲؍

اصلاح المومنین انسان کی پیدائش کا مقصد اور ... فرائض ۴؍

اسلام کے محسنات۔ علوم دینیہ، تفسیر، حدیث، فقہ، تصوف وغیرہ کی کیفیت ۲؍

اسلام کے نواہی۔ منہیات اسلام کا بیان ۳؍ اسلام کی حمایت اسلامی قوم کا طریقہ ۳؍ گلدستہ فوائد ۴؍ اسلام کا اتالیق ۲؍

المشتہر

مولا بخش تاجر کتب بازار جیمل سنگھ امرتسر

مومیائی عہ

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل ودق۔ دمہ۔ کھانسی۔ پرنش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جریان یا سی اور وجہ سے جن لوگوں کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے بدن کو فربہ اور پٹھوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کی جاتی ہے ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہو سکتی۔

قیمت فی چھٹانک عہ۔ آدھ پاؤ پختہ ۴ہ۔ پاؤ پختہ سے مع محصول ڈاک وغیرہ۔ ممالک غیر سے محصول علاوہ۔

تازہ شہادات

میاں نور اعیدی شاہ صاحب مؤذن جامع مسجد مقام میمو سے لکھتے ہیں:۔ آپ کی مومیائی نے مجھے بہت فائدہ دیا۔ نہایت عمدہ اور اکسیر دوا ہے۔ مہربانی کرکے آدھ سیر مومیائی بذریعہ وی پی بذریعہ ڈاک بہت جلد روانہ فرماویں۔ (۵ جولائی ۱۹۱۵ء)

ابو الدرداء داؤد حسن احمد خریدار اہلحدیث از باغیچہ جناب میاں صاحب قصبہ ٹانڈہ ضلع فیض آباد سے لکھتے ہیں:۔

معظم بندہ۔ تسلیم۔ قبل ازیں بنام حافظ عبد الغنی سوداگر و حاجی عبد ... خان صاحب خریدار اہلحدیث ٹانڈہ آں جناب کی مومیائی منگائی تھی جس سے بعون اللہ تعالیٰ بڑے مریضوں کو صحت ہوئی۔ لہذا ملتمس ہوں کہ ایک چھٹانک ... بعینہ وی پی بہت جلد ارسال فرماویں۔ والسلام (۱۳ جولائی ۱۹۱۵ء)

ملنے کا پتہ

سپرنٹنڈنٹ پرائیوٹ ڈسپنسری میڈیکل ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

راجپوت پرنٹنگ ورکس لاہور میں ... گوپال سنگھ پرنٹر نے چھاپا اور مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک وایڈیٹر نے امرتسر سے شائع کیا

باڈی گارڈ

کے معنی ہیں بدن کا محافظ۔ پس اگر آپ اپنی صحت کی محافظت کرنی چاہتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ ہمیشہ تندرست رہیں اور کوئی بیماری آپ کو ستانے نہ پائے تو ہمارا تیار کردہ باڈی گارڈ ہماری ہدایت کے مطابق استعمال کریں جو آپ کو سفر اور حضر میں ہر ایک درد چاہے سر کا ہو یا پیٹ کا۔ گردہ کا ہو یا مثانہ کا۔ داڑھ کا ہو یا بلغم کا۔ ہر قسم کا تشنج۔ ہر ایک وبائی مرض۔ ہر ایک قسم کا بخار۔ پھوڑا۔ پھنسی۔ خارش۔ بواسیر۔ نزلہ زکام۔ پرانی کھانسی۔ سانپ۔ بچھو۔ بھڑ۔ مچھر وغیرہ کے کاٹنے کی تکالیف سے آپ کی حفاظت کریگا۔ مرد عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کیلئے یکساں مفید ہے۔ کوئی گھر اس سے خالی نہ رہنا چاہئے۔ قیمت [illegible] علاوہ محصول

المشتہر

مینیجر شفاخانہ یونانی چوک چشمہ گوجرانوالہ

اشتہار کتب

ذیل کی کتب ہمارے پاس برائے فروخت موجود ہیں اور آخیر رمضان تک بجائے اصلی قیمت کے رعایتی قیمت لی جائیگی:-

نام کتاب	زبان	قیمت اصلی	رعایتی
قیام اللیل قیام رمضان محمد بن نصر مروزی	عربی	۱۱	۱۰
ہدیۃ الاخوان ... مرجع ... تالی القرآن	اردو	۱	۔/
منیۃ الالمعی نصف ... ۱۳۲۲ھ		۵	۴
تیسیر الباری شرح بخاری جلد ...	فارسی	۶	عہ مع محصول
شرح بخاری جلد ششم	″	۶	۵
واقعات غزنوی	اردو	۶	۵
تحفۂ محمدیہ در شہادت ... مترجم	″	۳	۲
شرح ... ابن رجب حنبلی	عربی	۶	۵
... سید احمد صاحب بریلوی	اردو	۲	۱
... محمد جعفر تھانیسری	″	۶	۵

عبدالغفار تاجر کتب شہر ملتان محلہ قدیر آباد

فہرست کتب دفتر اہلحدیث امرتسر

تقابل ثلاثہ۔ توریت۔ انجیل اور قرآن کا مقابلہ قرآن مجید کی فضیلت کا ثبوت ۔۔۔ ۸/

اجتہاد و تقلید جس میں اجتہاد و تقلید پر عالمانہ بحث کی گئی ہے ۔۔۔ ۳/

القرآن العظیم۔ قرآن مجید کے الہامی ہونے کا ثبوت دیا گیا ہے ۔۔۔ ۱/

الہام۔ الہام کی تشریح اور آریوں کا رد ۔۔ ۱/

دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن۔ مولوی عبداللہ چکڑالوی اہل قرآن کے مفصل رسالہ متعلقہ نماز کا کامل جواب ۔۔ ۲/

الہامی کتاب۔ وید اور قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی دلچسپ بحث ۔۔ ۶/

ترک اسلام۔ مہاشہ دھرمپال آریہ کے رسالہ نخل اسلام کا جواب قابل دید ۔۔ ۴/

تہذیب۔ ہندوؤں کے فرائض ۔۔ ۱/

جہاد وید۔ ویدوں سے جہاد کا ثبوت ۔۔ ۲/

ادب العرب۔ صرف و نحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھا ہے کہ اردو خوان بلا مدد استاد بھی مطالب سمجھ جاوے ۔۔ ۶/

خصائل النبی شمائل ترمذی کا اردو ترجمہ ۔۔ ۱/

مناظرہ نگینہ۔ مشہور و معروف مناظرہ جو نگینہ میں آریوں سے ہوا تھا ۔۔ ۴/

الفوز العظیم قرآن مجید کی قسموں پر بحث ۔۔ ۳/

اتباع سلف۔ مسئلہ اتباع سلف کی تحقیق ۲/

فتوحات اہلحدیث۔ انگریزی کورٹوں کے فیصلہ جات بحق فرقہ اہلحدیث ۔۔ ۴/

ہدایۃ الزوجین۔ نکاح و طلاق کے مسائل اور بیوی خاوند کے حقوق کا بیان ۔۔ ۱/

السلام علیکم اسلامی سلام کے احکام ۔۔ ۱/

سرکوب بدعت۔ بدعات کا رد ۔۔ ۱/

میل ملاپ۔ اتفاق کا سبق دینے والا قابل دید رسالہ ۔۔ ۲/

مینیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

اول دانت پھر آنکھ کی حفاظت انسان پر واجب ہے

میرا یہ منجن ... اشتہاری نہیں ہے اور میں پہلی ... اس کی ... سے ثابت اور تجربہ ہو گیا ہے کہ اس کے ... اس وقت تک بلا اشتہار دیئے صحت پا چکے ہیں لہٰذا مجبوراً واسطے رفاہ عام کے اس کا اشتہار دینا ضروری ہوا۔ اس کے ایک بار کے استعمال سے درد دانت کی تکلیف اسی وقت رفع ہو جاتی ہے ... دن دفعہ استعمال کرنے سے ... درد دانت ... استحکام دندان اور مسوڑھوں کا ورم ہونا۔ سڑ جانا اور گندگی دہن وغیرہ ... اور منہ کو خوشبودار کرتا ہے وغیرہ وغیرہ کل امراض دہن کو نہایت مفید ہے ... ترکیب استعمال ہمراہ دوا کے روانہ ہوتی ہے۔ قیمت فی ... ۲ ... سے کم روانہ نہ ہوگی۔ دیگر ہر قسم کی ... مجرب ادویات ... ملتی ہیں۔

المشتہر

خادم الاطباء محمد جعفری پھلواری پٹنہ

اسرار قرآنیہ و برکات روحانیہ

یہ کتاب پنجابی نظم میں شرک و بدعت کی تردید میں گویا تقویۃ الایمان ہے۔ رسومات شادی غمی کی کافی اصلاح کی گئی ہے ... بعض ... کے ... مضامین ... پنجابی خصوصاً واعظین کے لئے نہایت کارآمد اور مفید کتاب ہے۔

ملنے کا پتہ میر محمد واعظ دفتر اہلحدیث امرتسر

[illegible]